السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۔کیا اسلام میں موقت شادی کی کوئی اصطلاح پائی جاتی ہے؟ میرے ایک دوست نے پروفیسر ابو القاسم جورجی کی کتاب پڑھی اور اس سے بہت ہی متاثر ہوا۔ ان کا موقف یہ تھا کہ متعہ کرنے میں ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کیونکہ اسلام موقت شادی کے لیے ایک شرعی اصطلاح ہے۔

موقت شادی کی تعریف یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی لڑکی اچھا لگے تو اس کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ تھوڑی مدت کے لیے اس سے شادی کر لے۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے متعہ کے بارے میں مزید معلومات دیں؟ گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ وضاحت کریں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

متعہ یا موقت شادی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے معین وقت کے لیے کچھ مال کے عوض شادی کرے۔ شادی میں اصل تو یہ ہے کہ اس میں استمرار اور ہمیشگی ہو اور موقت شادی یعنی متعہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا لیکن بعد میں اسے حرام کر دیا گیا اور قیامت تک یہ حرام ہی رہے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت کو خیبر کے دور میں منع فرمایا تھا۔"

اور ایک روایت میں ہے۔کہ:"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کے گوشت (کھانے) سے روک دیا۔"[1]

ربیع بن سبرہ جہنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! میں نے تمھیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے اب جس کے پاس بھی ان (عورتوں) میں سے کوئی ہو وہ انہیں چھوڑ دے اور جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔"[2]

اللہ تعالیٰ نے شادی کو اپنی نشانی قرار دیا ہے جو غور و فکر اور تدبر کی دعوت دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے درمیان محبت و مودت اور رحمت و شفقت پیدا کی ہے اور خاوند کے لیے بیوی کو سکون و اطمینان کا باعث بنایا ہے اور اولاد پیدا کرنے کی رغبت پیدا کی ہے اور اسی طرح عورت کے لیے عدت اور وراثت بھی مقرر فرمائی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس حرام فعل "متعہ" میں نہیں پایا جاتا۔

رافضیوں (یعنی شیعہ حضرات) کے ہاں متعہ کی جانے والی عورت نہ تو بیوی ہے اور نہ ہی لونڈی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے۔

"اور (فلاح پانے والے مومن وہ ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے یقیناً یہ لوگ ملامت کے قابل ہیں۔ جو اس (یعنی بیوی اور لونڈی) کے سوا کچھ اور چاہیں تو وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔"[3]

شیعہ حضرات نے متعہ کی اباحت پر ایسے دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے کوئی دلیل بھی صحیح نہیں جیسا کہ چند ایک کا بیان حسب ذیل ہے۔

1۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"اس لیے جن عورتوں سے تم فائدہ اٹھاؤ ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو۔"[4]

ان کا کہنا ہے کہ:

اس آیت میں متعہ کے مباح ہونے کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "ان کے مہر" کو اللہ تعالیٰ کے فرمان "استمتعتم" سے متعہ مراد لینے کا قرینہ بنایا ہے کہ یہاں سے مراد متعہ ہے۔ اس کا ردیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت میں ذکر کیا ہے کہ مرد پر کون سی عورتوں سے نکاح حرام ہے اور اس آیت میں مرد کے نکاح کے لیے حلال عورتوں کا ذکر ہے اور شادی شدہ عورت کو اس کا مہر دینے کا حکم دیا ہے۔ شادی کی لذت کو اللہ تعالیٰ نے استمتاع سے تعبیر کیا ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی طرح وارد ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ بیٹھو گے۔ اور اگر اس سے فائدہ لینے کی کوشش کرو گے فائدہ اٹھاؤ گے اور اس میں کچھ ٹیڑھا پن ہو گا۔[5]

اوپر والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہر کو اجرت سے تعبیر کیا ہے یہاں سے وہ مال مراد نہیں جو متعہ کرنے والا متعہ کی جانی والی عورت کو عقد متعہ میں دیتا ہے کتاب اللہ میں ایک اور جگہ پر بھی مہر کو اجرت کہا گیا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

"يٰأَيُّهَا النَّبِىُّ إِنّا أَحلَلنا لَكَ أَزوٰجَكَ الّٰتى ءاتَيتَ أُجورَهُنَّ"

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے ۔[6]

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے آتَيتَ أُجورَهُنَّ کے الفاظ بولے ہیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ شیعہ جس آیت سے متعہ کا استدلال کر رہے ہیں اس میں متعہ کی اباحت کی نہ ہو کوئی دلیل ہے اور نہ ہی کوئی ایسا قرینہ پایا جاتا ہے اور اگر بالفرض ہم یہ کہیں کہ آیت اباحت متعہ پر دلالت کرتی ہے تو پھر بھی یہ دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ منسوخ ہو چکی ہے جس کا ثبوت سنت صحیحہ میں موجود ہے کہ متعہ قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا ہے ۔

2۔ ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے اس کے جائز ہونے کی روایت ملتی ہے بالخصوص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ردیہ ہے کہ شیعہ حضرات اپنی خواہشات پر چلتے ہوئے اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ) سب صحابہ کو ہی کافر قرار دیتے ہیں لیکن پھر اپنے موقف کے اثبات کے لیے ان کے افعال سے استدلال بھی کرتے ہیں جیسا کہ یہاں اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک مواقع پر کیا ہے یاد رہے کہ جن صحابہ سے متعہ کے جواز کا قول ملتا ہے انہیں حرمت متعہ کی دلیل نہیں پہنچی اس لیے وہ جواز کا ہی فتویٰ دیتے رہے (کیونکہ ابتدا میں یہ جائز ہی تھا) نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اباحت متعہ کے متعلق فتوے کا تو کئی ایک صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین (جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں) نے رد بھی کیا ہے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سنا کہ وہ عورتوں سے متعہ کے متعلق نرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے ۔

"اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذرا ٹھہرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز اس سے اور گھریلو گدھوں سے روک دیا تھا۔[7]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراط مستقیم عطا فرمائے اور ہماری اصلاح فرمائے ۔ (شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔ بخاری 5115 کتاب النکاح : باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النکاح المتعۃ اخیرا مسلم 1407۔ کتاب النکاح باب النکاح المتعۃ وبیان انہ ابیح ثم نسخ موطا 542/2۔ نسائی 125/6۔ ترمذی کتاب النکاح : باب ماجاء فی تحریم النکاح المتعۃ ابن ماجہ 1961۔ کتاب النکاح : باب النکاح عن نکاح المتعۃ دارمی 140/2۔ حمیدی 22/1۔

[2]۔ مسلم 140/6۔ کتاب النکاح : باب النکاح المتعۃ وبیان انہ ابیح ابوداؤد 2072۔ کتاب النکاح : باب فی نکاح المتعۃ نسائی 126/6 ابن ماجہ 1922۔ کتاب النکاح : باب التستر عند الجماع حمیدی 846۔ احمد 404/3۔

[3]۔ المؤمنون : 5۔7۔

[4]۔ النساء : 24۔

[5]۔ مسلم 1468۔ کتاب الرضاع : باب الوصیۃ بالنساء

[6]۔ الاحزاب : 5۔

[7]۔ مسلم 1407۔ کتاب النکاح : باب نکاح المتعۃ وبیان انہ ابیح ثم نسخ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 149

محدث فتویٰ